Daily **Jang**
Thursday December 5, 2013 Page # 1 & 6

آئی ٹی حکام ناکام گرے ٹریفک بلاک کرنیکا کام آئی ایس آئی کے حوالے

انسٹال کیے گئے نظام کی وجہ سے گرے ٹریفک بڑھ گیا، انٹرنیٹ کی رفتار سست ہوگئی

گوگل سے مذاکرات جاری ہیں، آئی ایس آئی سے نظام لے لینگے، چیئرمین پی ٹی اے

اسلام آباد (انصار عباسی) حکومت کے انفارمیشن ٹیکنالوجی کے حکام کا بوریا بستر گول کرنا چاہئے کیونکہ ان حکام نے نہ صرف انٹرنیٹ صارفین کے متعلق اہم ترین معاملات سے نمٹنے میں ناکامی ظاہر کردی ہے جبکہ گرے ٹریفک کو روکنے اور اس کی مانیٹرنگ کرنے کا بوجھ بھی آئی

باقی صفحہ 6 نمبر 19

بقیہ آئی ٹی حکام ناکام 19

ایس آئی پر ڈال دیا ہے۔ دہشت گردی کے ستائے ملک پاکستان کیلئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کی انٹیلی جنس ایجنسیاں اپنی تمام تر توجہ داخلی اور خارجہ سطح پر ملک کو درپیش چیلنجز سے نمٹنے پر مرکوز رکھیں لیکن حکام نے آئی ایس آئی کو کسی بھی قانونی مینڈیٹ کے بغیر ہی گرے ٹریفک کی نگرانی اور اسے بلاک کرنے کا کام سونپ رکھا ہے۔ نتیجتاً غیر قانونی ٹیلی فونی کو تلاش کر کے اسے بلاک کرنے کیلئے جو نظام نصب کیا گیا ہے وہ ملک میں انٹرنیٹ کی رفتار کو سست کر رہا ہے اور اس سے ورچوئل پرائیویٹ نیٹ ورکس (وی پی این)، اسکائپ، صوتی مکالمہ (وائس چیٹنگ)، ویڈیو کانفرنسنگ وغیرہ جیسی انٹرنیٹ سہولتوں کے استعمال میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ یہ نظام آئی ایس آئی کی زیر نگرانی ہے لیکن اسے نجی کمپنیاں سنبھال رہی ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ حکام کو موصول ہونے والی شکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ نظام براڈ بینڈ آپریٹرز، کال سینٹرز، سافٹ ویئر کمپنیوں اور دیگر کاروباری اداروں کی سروسز (سہولتوں) میں پیچیدگیاں پیدا کر رہا ہے۔ یہ پیپلز پارٹی کی حکومت تھی جس نے گزشتہ سال بھاری کمیشن کے عوض متنازع انٹرنیشنل کلیئرنگ ہاؤس (آئی سی ایچ) قائم کیا تھا جس کے تحت ملک میں آنے والے ٹیلی فونز کا پورا ٹریفک 13/ لائسنس یافتہ آپریٹرز کی بجائے صرف ایک ٹیلی کام آپریٹرز کے ذریعے آنے لگا۔ اسی معاہدے کے تحت، طویل فاصلے کی تمام غیر ملکی فون کالز (ایل ڈی آئی) آپریٹرز نے 27/ ملین ڈالرز (2.8/ ارب ڈالرز) جمع کیے جو آئی ایس آئی کو ادا کیے گئے تاکہ غیر قانونی ٹریفک کو روکنے کے لیے جدید ترین نظام لگایا جاسکے۔ اس سے قبل، پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی (پی ٹی اے) نے پانچ سال قبل اسی طرح کا ایکوپمنٹ لگایا تھا لیکن اس مرتبہ یہ مینڈیٹ نامعلوم وجوہات کی بناء پر انٹیلی جنس ایجنسی کو دیدیا گیا۔ Lawful Intercept، جسے تمام ٹیلی فونز اور انٹرنیٹ کی سرگرمیاں ریکارڈ کرنا بھی کہا جاتا ہے، کے کام کا مینڈیٹ پہلے ہی صرف انٹیلی جنس ایجنسیوں کے پاس تھا، لیکن اس بار پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ انٹیلی جنس ایجنسی کو غیر قانونی انٹرنیٹ ٹریفک روکنے کا کام بھی دیدیا گیا ہے۔ گرے ٹریفک کا مطلب ایسی بین الاقوامی فون کالز ہیں جو لائسنس یافتہ روٹ (طریقہ کار) کی بجائے انٹرنیٹ کے استعمال سے کی جاتی ہیں جس سے حکومت کو زرمبادلہ کی مد میں بھاری نقصان ہوتا ہے۔ ذرائع کا ماننا ہے کہ آئی سی ایچ معاہدے کو قومی سلامتی کا آلہ بنا کر پیش کیا گیا اور انٹیلی جنس ایجنسی کو اس معاملے میں شامل کر لیا گیا تاکہ معاملات صیغہ راز میں رہیں اور انتہائی مہنگے نظام کے حصول میں مسابقتی (نیلامی) سے بچا جاسکے۔ پاکستان کے مسابقتی کمیشن (سی سی پی) نے پہلے ہی آئی سی ایچ معاہدے کو غیر قانونی قرار دے رکھا ہے لیکن عدالتوں کی جانب سے جاری کیے گئے حکم امتناع کی وجہ سے اس معاہدے پر اب بھی عمل جاری ہے۔ آئی ایچ سی پر عملدرآمد

معاہدے پر اب بھی عمل جاری ہے۔ آئی ایچ سی پر عملدرآمد
اور اس کے بعد پاکستان کو کی جانے والی فون کالز کے نرخ بڑھا دینے کے بعد، پاکستان میں آنے والے قانونی ٹریفک میں زبردست کمی جبکہ گرے ٹریفک میں زبردست اضافہ ہوگیا۔ پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی (پی ٹی اے) اور ایف آئی اے مل کر غیر قانونی ایکسچینج تلاش کرنے میں مصروف عمل ہیں، چھاپے مارے جارہے ہیں اور ذمہ دار افراد کو گرفتار کیا جارہا ہے۔ لیکن سوال اب بھی یہی ہے کہ ملک کی مرکزی انٹیلی جنس ایجنسی کو اختیارات اور مینڈیٹ دے کر ٹیلی کام کے فراڈیوں اور ٹیکس چوروں کو پکڑنے کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ گزشتہ چند روز کے دوران پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی کو براڈ بینڈ آپریٹرز کی جانب سے متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں جس میں کہا گیا ہے کہ ان کا قانونی انٹرنیٹ ٹریفک بلاک کیا جارہا ہے۔ لیکن اس کے حکام نجی طور پر اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ وہ اس صورتحال میں بے بس ہیں کیونکہ اس نظام پر ان کا کوئی کنٹرول نہیں ہے اور انٹیلی جنس ایجنسی کے حکام مسائل کو بروقت نمٹانے میں ان کی بات شاذونادر ہی سنتے ہیں۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پورے ملک کا انٹرنیٹ ٹریفک ایک ایسے نظام کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے جسے غیر پیشہ ورانہ انداز میں چلایا جارہا ہے اور اس بات کی کوئی پروا نہیں کی جارہی کہ ٹیلی کام آپریٹرز، کال سینٹرز اور انٹرنیٹ صارفین کو کس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ اس طرح انٹرنیٹ کی صنعت کو ایک ایسے نظام کا مغوی بنا دیا گیا ہے جس کی بنیادی حیثیت غیر قانونی جبکہ اس کا ڈیزائن اور سرگرمیاں مکمل طور پر غیر پیشہ ورانہ۔ دوسری جانب یہ نظام مکمل طور پر ناکارہ ثابت ہو رہا ہے کیونکہ اصل ذمہ دار (گرے ٹریفک) کو اب مبینہ طور پر سیٹلائٹ اینٹنا پر منتقل کیا جارہا ہے جس سے یہ پوری رکاوٹ بائی پاس ہوجائے گی۔ پاکستان میں 3/ کروڑ سے زائد انٹرنیٹ صارفین ہیں اور پورے ملک کا انٹرنیٹ ٹریفک دو آپریٹرز اور کراچی کو دنیا سے جوڑنے والے چار زیر سمندر آپٹیکل فائبر کیبلز کے ذریعے آتا جاتا (راوٹ) ہوتا ہے۔ ہر سال سرکاری سطح پر انفارمیشن ٹیکنالوجی سے متعلق انتظامات پر اربوں روپے خرچ کیے جاتے ہیں لیکن حکام ہولناک طریقے سے جدید فلٹریشن سسٹم نصب کرنے میں ناکام ہوچکے ہیں جس کی مدد سے توہین آمیز اور فحش مواد کو روکا جاسکے۔ ان لوگوں کیلئے آسان ترین طریقہ یہی ہے کہ یوٹیوب کو بلاک کردیا جائے۔ پاکستان ٹیلی کام اتھارٹی کے نو مقرر کردہ چیئرمین نے رابطہ کرنے پر دی نیوز کو بتایا کہ حکام مختلف اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ انٹرنیٹ میں پیدا ہونے والی رکاوٹوں کو دور کیا جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایس آئی کے کنٹرول میں موجود سسٹم کو بھی پی ٹی اے کے ماتحت کیا جارہا ہے جس سے انٹرنیٹ کے مسائل جلد حل کرنے میں مدد ملے گی۔ یوٹیوب کی بحالی کے معاملے میں چیئرمین کا کہنا تھا کہ پی ٹی اے گوگل کمپنی کی انتظامیہ کے ساتھ مذاکرات کر رہی ہے تاکہ معاہدہ کیا جاسکے جس کے تحت قابل اعتراض مواد، بالخصوص توہین آمیز ویڈیوز کو گوگل کے ذریعے بلاک کیا جاسکے گا۔